Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل — قادیان

پنجشنبہ

Sec. Col. Fazl Ahmad Sb.
A.D.I. of Schools B.A.B.T.
Block No. 16
SARGODHA.
Distt. Shahpur

210

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۹ ماہ ظہور۔ حضرت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے ½۷ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور کی طبیعت آج ظہر کے وقت سے سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو پہلے کی نسبت آرام ہے۔

قادیان ۲۹ ماہ ظہور۔ آج صبح مسجد اقصےٰ میں تعلیم القرآن کلاس کے لئے مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی نے "وفات مسیح" پر تقریر کی۔

صوفی علی محمد صاحب پنشنر ہیڈ کلرک دفتر بیت المال بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اس وقت تک کوئی معتد بہ افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعائے صحت کریں۔

جلد ۳۳ | ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ | ۳۰ اگست ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۰۳

روزنامہ الفضل قادیان

۲۱ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ

جاپان کے شکست کھانے کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی پیشگوئی

مخالفانہ حالات میں کی گئی اور حالات غیر معمولی طور پر پوری ہوئی

(از ایڈیٹر)

"الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں بتایا گیا ہے کہ جاپان کے جنگ میں شریک ہونے اور آخر شکست کھانے کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی وہ پیشگوئیاں جو حضور نے جاپان کے جنگ میں شریک ہونے کے وقت ہی فرمائی تھیں کس صفائی کے ساتھ حرف بحرف پوری ہو چکی ہیں۔ اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ جس وقت حضور کی طرف سے جاپان کی شکست اور انگریزوں کی فتح کے متعلق وہ پیشگوئیاں کی گئیں۔ اس وقت جنگ کی کیا حالت تھی۔ جاپان کتنے زور پر تھا۔ اور اتحادی کس قدر مشکلات اور مصائب میں گھرے ہوئے تھے۔ تا کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ مل سکے۔ کہ جاپان کی شکست اور انگریزوں کی فتح کے متعلق پیشگوئیاں ظاہری حالات کے پیش نظر کی گئی تھیں۔ اور کوئی بھی ایسا شخص جو جنگ کے حالات اور حکومتوں کے کوائف سے واقفیت رکھتا ہو۔ وہ اپنے قیاس کی بناء پر کہہ سکتا تھا۔ کہ جاپانیوں کو شکست اور انگریزوں کو کامیابی ہوگی۔

جب سے یورپ کی جنگ شروع ہوئی تھی۔ جاپان کے اتحادیوں کے ساتھ تعلقات دوستانہ نہ تھے۔ لیکن ایسے بھی نہ تھے۔ کہ اس کے جنگ میں شریک ہو جانے اور اتحادیوں کے خلاف شریک ہو جانے کا خطرہ لاحق ہوتا۔ مگر جاپان اس وقت لڑائی کے اکھاڑے میں کودا۔ جب اس کے سفیر واشنگٹن میں امریکہ کے ساتھ مستقل دوستانہ معاہدہ کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ اور امریکہ کی مشہور بندرگاہ پرل پر حملہ کر کے امریکی بیڑے اور ہوائی جہازوں کو سخت نقصان پہونچایا۔ اور اس کے بعد اتحادیوں کی عدم تیاری کی وجہ سے بحر الکاہل کی تمام آبادیوں کو روندتا ہوا اور برما کو پامال کرتا ہوا ہندوستان کے قریب آپہنچا۔ یہ وقت اتحادیوں کے لئے کس قدر نازک اور جاپان کے لئے کس قدر سازگار تھا اس کا پتہ اخبارات کے ان بیانات سے لگ سکتا ہے جن کا ذکر انہوں نے جاپان کے شکست کھا جانے اور ہتھیار ڈالدینے کے بعد اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کیا ہے اور جو نمونۃً درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

اخبار "انقلاب" ۱۷ اگست نے لکھا۔

"جب جرمنی کی عارضی کامیابیوں نے برطانیہ اور روس کو شدید پریشانیوں میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ یورپی جنگ کا فیصلہ جرمنی کے حق میں ہوگا۔ تو جاپان نے اچانک امریکہ اور برطانیہ کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ جاپان کو فوری تشویش روس کی طرف سے ہو سکتی تھی لیکن روس کا بڑا وسیع مغربی علاقہ جرمن پامال کر چکے تھے۔ اور ان کے مقابلہ سے بھی عہدہ برآ ہونا مشکل نظر آتا تھا۔ لہذا جاپان کو روس کی طرف سے کیا اندیشہ ہو سکتا تھا۔ بایں ہمہ اس نے روس کے ساتھ صلح قائم کر رکھی تھی۔ برطانیہ کی جنگی قوت بکھری ہوئی تھی۔ اور آسٹریلیا۔ برہما۔ ملایا۔ ہندوستان وغیرہ کی حفاظت کا کوئی قابل ذکر انتظام نہ تھا۔ امریکہ ابھی جنگ کے لئے تیار ہو رہا تھا۔ اور اس کی تیاری کے پایۂ تکمیل پر پہنچنے کا انتظار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس طرح جاپان نے گرد و پیش کے تمام حالات کا جائزہ لے کر اپنے یورپی حلیفوں کے مشورہ سے جنگ کا اعلان کر دیا۔ اور بنظر بظاہر اس کا یہ اقدام بہترین سازگار حالات میں ہوا۔"

گویا جاپان اس وقت لڑائی میں شریک ہوا۔ جبکہ انگریز اور روسی سخت مشکلات میں تھے۔ اور جرمنی کی فتح یقینی سمجھی جاتی تھی۔ اور اس وجہ سے بنظر بظاہر اس کے لئے حالات بہترین سازگار تھے۔

اخبار "پربھات" ۱۶ اگست نے لکھا۔

"جب برطانیہ اور امریکہ یورپ کی خوفناک جنگ میں مصروف تھے۔ اور جرمنی کے ہاتھوں شکست کھا رہے تھے جاپانیوں نے شانت ساگر (بحر الکاہل) میں انگریزوں اور امریکنوں کے مقبوضات پر فوجیں اتار دیں۔ چونکہ وہ دونوں ان دنوں کمزور تھے۔ اور مصیبتوں میں گھرے ہوئے پریشان۔ جاپانیوں نے ان کے مقبوضات پر قبضہ بھی کر لیا۔ فلپائن۔ بورنیو سماٹرا۔ جاوا۔ ملایا۔ سنگاپور۔ اور برما وغیرہ ممالک کا ذکر عام طور پر ہو سکتا ہے۔ جاپانیوں نے ان سب پر قبضہ کیا۔ اور ہمیں یہ کہنے میں باک نہیں۔ کہ نہایت شان سے کیا۔"

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ جاپان نے اس وقت حملہ کیا۔ جب انگریز اور روسی دونوں کمزور تھے۔ اور مصیبتوں میں گھرے ہوئے پریشان۔ ان حالات میں اور خاص کر جب جاپان نے تھوڑے ہی عرصہ میں فریق مقابل کے کئی ایک علاقے گھیرے میں لے لئے۔ اور ان پر قبضہ کر لیا۔ تو اس کی کامیابی یقینی معلوم ہوتی تھی۔ اور انگریزوں کی شکست لازمی۔

اخبار "شہباز" ۱۵ اگست نے لکھا:۔

"۷ دسمبر ۱۹۴۱ء کو جب جاپانی بیڑے نے پرل ہاربر پر حملہ کیا تھا۔ اور اس کے بعد جس تیزی سے جاپانی فوج نے برطانیہ اور ہالینڈ کے مقبوضات کو روندتی ہوئی پیش قدمی کی۔ اس کے پیش نظر کسی کو گمان نہیں تھا۔ کہ جاپانیوں جیسی خودسر قوم کو ذلیل ہو کر غیر مشروط اطاعت قبول کرنی پڑے گی۔ جرمنی کی تباہی کے بعد بھی جاپانیوں کی اس خودسری میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ اور وہ آخری دم تک مقابلہ کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے لیکن

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

ایٹم بم کے پہلے حملے اور روس کے اعلان جنگ نے ان کی امیدوں کا خاتمہ کر دیا۔ اور انہیں ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہونا پڑا۔

مطلب یہ کہ جاپانیوں کے حملہ کے زور شور اس کی ابتدائی کامیابیوں اور اتحادیوں کی کمزوریوں اور پریشانیوں کے پیش نظر اس وقت کسی کے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی۔ کہ جاپان کو شکست ہوگی۔ اور اسے غیر مشروط اطاعت قبول کرنی پڑیگی۔

اخبار "شیر پنجاب" ۱۹ اگست ۱۹۴۵ء نے لکھا۔

"۷ دسمبر ۱۹۴۱ء کو جاپان نے اعلان جنگ کئے بغیر بحرالکاہل کے امریکی بیڑے مقیم پرل بندرگاہ پر بے خبری میں حملہ کر دیا۔ طیارہ بردار بحری جہازوں سے اڑ کر جاپانی ہوائی جہازوں نے پرل بندرگاہ میں مقیم امریکی بیڑے پر جو بے خبر پڑا تھا بم برسائے۔ امریکہ کے بڑے جنگی جہاز اس حملہ سے غرق و مفلوج ہو گئے بہت سے چھوٹے جہازوں کو بھی نقصان پہنچا اور تین ہزار امریکن ملاح ہلاک ہو گئے۔ یہ ایک خوفناک ضرب تھی۔ جس نے اتحادیوں کے کچھ عرصہ کے لئے تو حواس ہی باختہ کر دیئے اور ۷ دسمبر امریکہ کی تاریخ میں تاریک ترین دن خیال کیا جاتا ہے۔ اس کے تین دن بعد برطانیہ کے دو بہت بڑے اور قدیم جنگی جہاز پرنس آف ویلز اور "ریپلس" ملایا کے پانیوں میں جاپانی طیاروں نے بمباری سے غرق کر دیئے۔ اتحادیوں کو یہ بحری نقصانات پہنچانے کے بعد جاپان مشرقی سمندروں کا بادشاہ بن گیا۔ اور اس نے اپنی بحری طاقت کے بل بوتے پر ملایا۔ برہما۔ ایسٹ انڈیز۔ فلپائن اور بحرالکاہل کے دیگر جزائر کو فتح کرنا شروع کر دیا۔ اس کی پیشقدمی کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ لوگ یہ خیال کرنے لگ گئے تھے۔ کہ اسے روکنا محال ہے۔

۱۹۴۲ء میں کون کہہ سکتا تھا کہ وہ دن بھی کبھی آئیگا۔ جب جاپان سے برہما ملایا۔ فلپائن وغیرہ ممالک کو پھر آزاد کرالیا جائے گا۔ بلکہ ان دنوں ہندوستان کے بھی لالے پڑے ہوئے تھے۔ اور ہندوستان کا بچنا محال خیال کیا جاتا تھا۔" (شیر پنجاب ۱۹ اگست ۱۹۴۵ء)

یہ ہیں وہ حالات اور واقعات۔ جبکہ کسی کے وہم میں بھی یہ نہ آسکتا تھا۔ اور کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ وہ دن بھی آئیگا جب جاپان کو شکست ہوگی۔ مگر ان حالات میں اور اسی زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو رویا دکھایا اور اس کی جو تعبیر حضور نے فرمائی وہ اسی وقت الفضل میں اس لئے شائع کر دی گئی۔ تاکہ جب وقت آنے پر یہ باتیں پوری ہوں۔ تو سعید الفطرت انسانوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی اور احمدیت کی صداقت پر یقین حاصل ہو۔ اور وہ یہ ہے۔

"بعض انگریزی علاقے جاپانی گھیر لینگے۔ مگر انگریز برابر لڑتے رہینگے۔ چنانچہ اب بھی بعض علاقے ایسے ہیں۔ جن کے چاروں طرف جاپانی فوجیں پہنچ گئی ہیں۔ اگر ایسی حالت میں انگریزوں نے مقابلہ کو جاری رکھا۔ تو امید ہے۔ کہ ان کی شکست فتح میں بدل جائیگی۔" (الفضل ۲۱ دسمبر ۱۹۴۱ء)

ان الفاظ میں کئی باتیں قبل از وقت بیان کر دی گئی تھیں۔

اول یہ کہ بعض انگریزی علاقے جاپانی گھیر لینگے۔

دوم انگریز آخر دم تک برابر لڑتے رہینگے۔

سوم۔ انگریزوں کو جاپانیوں کے مقابلہ میں شکستیں ہونگی۔

چہارم یہ کہ آخر میں انگریزوں کی شکست فتح سے بدل جائے گی۔

اب کیا پیشگوئی کے ان چاروں پہلوؤں کے پورا ہونے کے متعلق کچھ کہنے اور بتانے کی ضرورت ہے۔ قطعاً نہیں۔ ان میں سے ہر ایک پہلو نہایت صفائی کے ساتھ اپنے اپنے وقت پر پورا ہوا۔ اور آج ہر شخص کو اس بات کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں کہ یہ باتیں جو اس وقت خدا تعالیٰ سے علم پا کر کہی گئیں جب حالات بالکل خلاف تھے۔ اور اب پوری ہو چکی ہیں۔ خود بخود کسی انسانی دماغ میں نہیں آسکتی تھیں۔

اب بھی اگر ان کے متعلق کوئی یہ تسلیم نہ کرے کہ یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بتائی گئی تھیں۔ تو اس کی مرضی۔ ورنہ اس حقیقت کے اعتراف میں کوئی معقول عذر باقی نہیں رہ گیا۔

"مصباح" کے خریداروں کو اطلاع

چونکہ ماہ اگست کا "مصباح" ابھی تک پریس والوں نے وقت پر کاپیاں پہنچانے کے چھاپ کر نہیں دیا۔ اس لئے خریداروں کو بھی نہیں جا سکا۔ خریداروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ خاکسار منیجر

ملفوظات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

چند سوالات کے جواب

سوالات

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

گذارش ہے۔ کہ چند دوست مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب چاہتے ہیں۔ تاکہ قلبی تشفی حاصل ہو۔

(۱) ایسا سچ جو فتنہ اور فساد پیدا کرے اور لاکھوں جانیں تباہ کرے کیا وہ جائز ہے۔ ایسا جھوٹ جس سے ملک اور قوم کو فائدہ پہنچے امن اور سلامتی ہو کیا وہ جھوٹ بولنا جائز ہے۔

(۲) اگر ایک مسلمان دشمن کے نرغہ میں ہو اور اس پر ہر طرح سے جان کا خطرہ ہو اور بوجہ مصلحت وقت اسکو جھوٹ بولنے پر آمادہ کرتی ہو کیا وہ سیاست سے کام لے کر اپنی جان کو بچاتے ہوئے جھوٹ بول سکتا ہے کہ نہیں۔

(۳) زید نے بکر کے ساتھ بڑے قسم وعدہ کیا کہ عمر کے گھر رات کو نقب زنی کرینگے۔ لیکن زید نے اپنا وعدہ توڑ دیا۔ اور اپنی قسم کی پرواہ نہ کی۔ کیا وہ بروئے قسم گنہگار ہوا کہ نہیں۔ والسلام خاکسار نواب الدین [illegible]

جواب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سوالات کے نمبروار حسب ذیل جواب تحریر فرمائے۔

۱-۲۔ جھوٹ برا ہے اور بہرحال برا ہے۔ مگر سچ بولنے پر اگر کسی کا حق نہ مارا جاتا ہو نہ خدا تعالیٰ کا نہ کسی انسان کا شریعت مجبور نہیں کرتی اگر کسی بات کا جواب نہ دے۔

۳۔ زید نے چوری نہ کر کے عہد تو توڑا لیکن خدا تعالیٰ کا عہد پورا کیا کہ چوری نہ کرونگا۔ اس لئے ثواب کا کام کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات

سمندر پار جانے والے دو اور مجاہدین کو حاصل ہوا

ڈلہوزی (بذریعہ ڈاک) ۲۷ اگست مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام پرائیویٹ سکرٹری لکھتے ہیں۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سمندر پار جانے والے دو مجاہدین چوہدری مشتاق احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی اور چوہدری عبد اللطیف صاحب بی۔ اے کو ۱۰ بجے صبح سے پونے دو بجے تک سوا تین گھنٹہ شرف ملاقات بخشا اور ہدایات دیں۔

بمبئی اور مضافات کے احمدی احباب کو اطلاع

نواح بمبئی کے احمدی احباب اور مختلف فوجی خدمات پر مامور دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نماز جمعۃ الوداع اور دعا ختم قرآن جناب امیر جماعت احمدیہ بمبئی سیٹھ آدم اسمٰعیل صاحب کے مکان واقعہ 88 Hilal House Gowalia Tank Road Cumbla Hill Bombay. پر ہوگی۔ خطبہ جمعہ ۱/۲ ۲ بجے اور دعا ختم قرآن بعد عصر ۷ بجے ہوگی۔ B بس اور ٹرام ۱۰-۱۶ پر سوار ہوں۔

نماز عید ۱۰ بجے صبح جناب کپتان نواب الدین صاحب کی کوٹھی ۹۷ والکیشر روڈ چوپاٹی بمبئی پر ہوگی۔ بس نمبر H.۲ E اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہیں۔ آپ دوہرا ہوس ہنچکر مذکورہ نمبر بس لے سکتے ہیں۔ خطبہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر پڑھینگے۔ جملہ احباب مضافات وشہر سے التماس ہے۔ کہ وہ خود اور اپنے دوستوں کو نماز کے لئے لائیں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ اور مستورات کا عید پر مومنین کی دعا میں شامل ہونا حدیث نبوی میں تاکیداً آیا ہے۔ محمد اسمٰعیل امرتسری جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ بمبئی

تبلیغی خط وکتابت

یہ بھی ایک سنت انبیاء علیہم السلام ہے۔ ایسے احباب جماعت سے جو اپنا مافی الضمیر اردو۔ انگریزی۔ سندھی۔ بنگالی۔ مرہٹی۔ گجراتی۔ ملیالم۔ کینری۔ عربی۔ فارسی۔ پشتو میں ادا کر سکتے ہوں۔ درخواست ہے۔ کہ وہ تبلیغی خط وکتابت کے لئے اپنے نام دفتر میں لکھوائیں اور تبلیغی فرض کو جو ان کے ذمہ ہے سبکدوش ہو سکیں۔ [illegible] (ناظر دعوت و تبلیغ)

211
Digitized By Khilafat Library Rabwah

سہارنپور کے ایک شیعہ کے سوالات کے جواب

مامورین اور مصلحین پر گندے الزام لگانے والے

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۴)

سوال

جن لوگوں کو اصلاح خلق کے لئے خدا تعالیٰ مقرر کرتا ہے۔ ان کا کیریکٹر اتنا بلند ہوتا ہے کہ دشمن کو بھی انگلی رکھنے کا موقعہ نہیں ملتا چنانچہ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون وارد ہے اور شاید مگر خلیفہ صاحب کے دشمن تو ایک طرف ان کے دوست ان کے مرید ایک دو نہیں جنیوں کی تعداد میں آپ پر گندے الزام لگا رہے ہیں۔ کیا ایسے شخص کو خدا اصلاح خلق کے لئے مقرر کر سکتا ہے۔ اور کیا ایسے شخص کے متعلق کہہ سکتے ہیں کہ گویا خدا آسمان سے اتر آیا؟

جواب

(۱)

دنیا حجاب کی وجہ سے دار الحجاب ہے اور حجب و استتار کے باعث بعض اسباب اور بعض وجوہ و عوارض لاحقہ سے واقعات اصلیہ اور حقائق حقہ صادقہ مخفی بھی رہ جاتے ہیں۔ اور حقیقت اشیاء کی شناخت میں ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں انسانوں کو مغالطہ لگ سکتا ہے۔ ورنہ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو دنیا کے لوگوں میں قطعاً اختلاف نہ پایا جاتا۔ نیز خدا کے صادق نبیوں اور راستباز رسولوں کی شناخت میں محجوب النفس لوگوں کو غلطی نہ لگتی۔ اور نہ ہی انکار اور کفر ہوتا۔ ظاہر ہے کہ آیت یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون (یٰسٓ) میں کس طرح کی حسرت اور شکایت کا ذکر ہے۔ یعنی یہ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ کوئی بھی ایسا رسول نہیں آیا۔ جس کے ساتھ لوگ استہزا اور تمسخر سے پیش نہیں آئے۔ اور آیت ما تاتیھم من آیۃ من آیات ربھم الا کانوا عنھا معرضین کے رو سے ظاہر ہے کہ نبیوں اور رسولوں کی صداقت کے لئے کوئی بھی ایسا نشان حقیقت ظہور میں نہیں آیا جس سے مخالف لوگوں نے اعراض نہ کیا

موبد

(۲)

کیا جن نبیوں اور رسولوں پر آپ کا ایمان ہے کہ وہ سب سچے ہیں۔ دنیا میں ان کی مخالفت کرنے والا اور ان پر گندے الزام لگانے والا کوئی نہیں۔ اور نہ ہی ان کے بلند کیریکٹر پر کسی مخالف کو انگلی رکھنے کا موقعہ مل سکا کیا حضرت یوسفؑ سچے نبی اور رسول نہ تھے پھر مخالفوں نے انہیں قید خانہ میں کیوں ڈالا یا ڈلوایا۔ کیا اس لئے کہ ان کا کیریکٹر بلند سمجھتے تھے۔ اور انہیں انگلی رکھنے کا موقعہ نہ ملتا تھا۔ یا جھوٹے الزام لگانے میں اپنی بریت سمجھ کر یوسفؑ کو بدنام کیا گیا۔ پھر داؤدؑ نبی کی نسبت اور سلیمانؑ کی نسبت تو غیروں کی طرف سے کسی مخالف کا الزام پیش ہونا تو الگ رہا۔ خود بنی اسرائیل جو ان کی اپنی تھی اور ذوی القربیٰ تھی۔ انہوں نے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کرنے اور اپنی عاقبت تباہ کرنے کے لئے جو بڑے بڑے منصوبے اور بری باتیں مکر اور اتہامات کاذبہ کی اختیار کیں۔ بنی اسرائیل کے علماء سوء نے خود تورات کے اندر داخل کردیں۔ تا تورات کے پڑھنے والے ہمیشہ ہی داؤدؑ کو نعوذ باللہ زناکار اور بدکار سمجھتے رہیں۔ اور سلیمانؑ کو کفر کا مرتکب قرار دیتے رہیں۔ اور اگر قرآن کریم میں خدا تعالےٰ کی طرف سے داؤد نبیؑ کی نسبت ان لہ عندنا لزلفیٰ وحسن ماٰب کے ارشاد سے اور سلیمان نبیؑ کی نسبت ووھبنا لداؤد سلیمان نعم العبد انہ اواب کے ارشاد سے بریت نہ کی جاتی۔ تو تورات کے فسانہ گو لوگوں کے اتہامات سے ہر زمانہ کے اور ہر نئی نسل کے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں نے بھی داؤدؑ اور سلیمانؑ کو یہودیوں اور نصرانی پادریوں کی طرح متہم ہی قرار دینا تھا۔ لیکن بے شمار رحمتیں اور برکتیں ہوں نبی اسلامؐ پر جن کی مساعی جمیلہ نے نہ صرف داؤدؑ اور سلیمانؑ ہی کا دامن پاک کیا۔ بلکہ مسیح اسرائیلی جو خود یہود اور نصاریٰ کا نبی اور رسول تھا۔ اور جس کی نسبت دونوں قومیں اعتقاد رکھتی ہیں۔ کہ مسیح صلیبی موت سے تورات کے رو سے مصلوب ہونے سے ملعون ہوا۔ اگر نبیؐ اسلام اور قرآن نہ ہوتا۔ جس نے ما قتلوہ وما صلبوہ کی صدائے احتجاج کو چار دانگ دنیا میں بلند کیا۔ اور مسیح کے ناپاک شدہ دامن کو تہمت لعنت سے پاک کر کے دکھا دیا۔ اور آج تک کروڑوں مسلمانوں کا مسیح کو لعنت اور صلیبی موت کی لعنت سے پاک سمجھنا صرف قرآن اور حامل قرآن نبی کی محسنانہ کوشش کا نتیجہ ہے۔ اور مسیح اسرائیلی پر حضرت محمد عربی فداہ ابی وامی ونفسی ومالی کا یہ وہ احسان ہے۔ کہ جس لعنت سے یہود اور نصاریٰ اپنے مسیح کو آزاد نہ کر سکے۔ اس سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کر کے دکھا دیا۔ اسی طرح سب رسولوں کے حق میں وسلام علی المرسلین کے اعلان سے سب خدا کے رسولوں کی سلامتی اور بے عیب ہونے کا اظہار فرما دیا

(۳)

پھر باوجودیکہ حضرت بانیٔ اسلام رحمۃ للعالمین ہونے سے ہر قوم کے ہر فرد کے خیر خواہ اور مجسم شفقت تھے۔ اور خالق فطرت نے حضور اقدس کی ہمدردانہ فطرت اور شفقت کا اپنے قرآن پاک میں لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین اور عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم کے رو سے اظہار بھی فرما دیا۔ کہ اس محسن دنیا کی فطرت دنیا جہان کی غمخواری میں اس کی ہدایت کی حرص و طلب میں کس قدر بیقرار تھی۔ پھر بھی ظالم طبع محسن کشوں کی ظالمانہ حرکات کا اندازہ کیجئے۔ جنہوں نے آج تک جبکہ چودھویں صدی بھی گزرنے کو ہی عیسائیوں اور آریوں نے تقریری اور تحریری طور پر اس مقدس رسول کے حق میں جس قدر گند اچھالے ہیں۔ ان کا کچھ نمونہ کتاب امہات المؤمنین اور ورتمان اور رنگیلا رسول نامی کتاب اور ینابیع الاسلام اور حقائق قرآن سے ظاہر ہے۔ اور اس قسم کے حملے کرنے والوں میں نہ صرف مسلمانوں کے گھر پیدا ہونے والے اور مسلمانوں کی اولاد کہلانے والے بلکہ آل رسول ہونے کا دعوے کرنے والے "سید" تک شامل ہیں۔ جنہوں نے عیسائیت کا طوق گلے میں ڈال کر اس قسم کے گل کھلائے اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ گندے حملے اور تہمتیں ثابت کر رہی ہیں۔ کیا ان سے آپ جیسے محقق کے قول کا ثبوت ملتا ہے اور کیا اس کی تصدیق ہوتی ہے یا تکذیب۔ خود ہی سوچ لیں؟

(۴)

پھر آپ بحیثیت سید اور اثنا عشری شیعہ ہونے کے اپنے خاندان سیادت پر بھی نظر کر لیں۔ کہ امام حسینؓ کی شہادت یا ان کے والد بزرگوار حضرت علیؓ کی شہادت یا امام حسنؓ برادر کلاں کی شہادت جو مخالفوں کی مخالفانہ شرارت اور ظالمانہ خباثت کے نتیجہ میں واقع ہوئی اس سے آپ کے قول کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے یا بطلان۔ کوفیوں کی غداری کی داستان جو آج تک شیعوں میں دہرائی جاتی ہے۔ یہ شیعان علی تھے یا کوئی اور۔ اس صورت میں اور ان حالات میں آپ کا سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مقدس اور معصوم ہستی پر مخالفوں۔ معاندوں اور دشمن حاسدوں کی بغض آلود تہمتوں کی بناء پر عیب جینی کے لئے لب کشائی کرنا اور اسے تحریر میں لانا شاید آپ کی طرف سے اس رسم تبرا کے فرائض میں سے ہو۔ جس کے رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفائے راشدین کے علاوہ حضور اقدس کی ازواج مطہرات تک بھی شیعوں کی تہمت تراشیوں سے نہ بچ سکیں۔ باوجودیکہ افک کی تردید سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ جیسی مقدس اور حرم رسول کی تطہیر خود خدا نے فرمائی۔ اور افک والوں کو سزا بھی مل گئی۔ لیکن شیعہ صاحبان اب تک افک والوں کی نیابت اور قائمقامی کئے جا رہے ہیں۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ اور حضرت حفصہ رضؓ کو حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیوی کی مشابہت میں پیش کرتے رہتے ہیں۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم کا احترام یہی ہے۔ جس کا شیعہ نمونہ دکھاتے ہیں؟

(۵)

کیا قرآن کریم نے افک والوں کی نسبت خدا تعالےٰ نے تادیباً وتنبیہاً یہ نہیں فرمایا کہ لولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بھذا سبحانک

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ھذا بھتان عظیم۔ کہ حرم رسولؐ کا احترام اور تقدس ملحوظ رکھتے ہوئے افک کی بات سنتے ہی فوراً منہ سے یہ کہہ دینا چاہئے تھا کہ اے اللہ تو پاک ہے اور یہ افک والی بات بہت ہی بڑا بہتان ہے۔ سبحانک کے فقرہ کے ساتھ افک کو بہتان عظیم قرار دینا ان معنوں میں ہے کہ حضرت صدیقہؓ خدا کی شہادت کے ماتحت حرم رسولؐ ہو کر حریم قدس میں داخل ہوئیں ایسے حرم پاک کی نسبت افک گویا خدا تعالیٰ کی شان سبوحیت پر بھی حملہ ہے۔ کہ اللہ پاک ذات نے اپنے رسول کو بشارت غلط دی۔ دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کا افک کو بہتان عظیم قرار دے کر افک کی تردید کرنا تب ہی درست تسلیم ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ تردید اور ذب اس کی شان سبوحیت کے مطابق غلط نہ ہو۔ لیکن شیعہ صاحبان ہیں کہ جس طرح صدیقہ اور حفصہؓ کے باپ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو تبرا کی زد میں لانا اپنے لئے کار ثواب سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ان کی دو مطہرہ بیٹیوں کو تبرا کا نشانہ بناتے ہیں۔ شیعوں کی نسبت اسی افک والے بیان کے ساتھ قرآن میں پیشگوئی بھی کی گئی ہے۔

شیعہ صاحبان کے متعلق قرآن کریم کی ایک پیشگوئی

چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین اٰمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاٰخرۃ واللہ یعلم وانتم لا تعلمون۔ (نور) اس آیت میں امت مسلمہ کے اندر شیعہ صاحبان کے فتنہ فواحش کی اشاعت کے متعلق ذکر ہے۔ اور جب ذیل علامات جو اس آیت موعودہ میں مذکور ہیں۔ شیعہ صاحبان میں خصوصیت سے پائی جاتی ہیں۔

(۱)

اول یہ کہ جن لوگوں کی نسبت اس آیت میں یہ علامت بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ بدکار اور بے حیائی کی باتیں پھیلانے کے متعلق اپنے اندر شدید محبت رکھنے والے ہیں۔ محبت کے لفظ کو استعمال کرنے سے اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا۔ کہ جس طرح جذبۂ محبت کے ساتھ کوئی کام کرنے میں تردد اور جھجک محسوس نہیں ہوتی بلکہ شرح صدر اور ذوق طبیعت اور لذت محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کا حال ہے۔ وہ بدکاری اور بے حیائی کے پھیلانے میں جذبۂ محبت محسوس کرتے ہیں۔ یعنی بدکاری اور بے حیائی کی باتیں پھیلانا ان کا محبوب اور دل پسند مشغلہ عادت میں داخل ہونے سے العادۃ طبیعۃ ثانیۃ کے مقولہ کے مطابق طبیعت ثانیہ بن چکا ہے۔ چنانچہ یہ بات خصوصیت سے شیعہ صاحبان کے اندر موجود ہے۔

(۲)

دوسری بات فی الذین اٰمنوا کے الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی وہ بے حیائی اور بدکاری اور بدگوئی مومنوں کے بارے میں استعمال کی جاتی ہے۔ جیسا کہ خلفاء راشدینؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت حفصہؓ کے بارے میں شیعوں کے اندر فحش گوئی کی عادت پائی جاتی ہے۔ اور اصحاب ثلاثہ اور مطہر اور محترم حرم رسول کا احترام کرنے والے مومنوں کے حق میں بھی۔ چنانچہ خارجی اور ناصبی ان کے نام رکھے جاتے ہیں۔

(۳)

تیسری بات لھم عذاب الیم فی الدنیا والاٰخرۃ سے ظاہر ہے یعنی یہ کہ ان کے لئے عذاب ہے۔ اور دردناک عذاب دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ یہ علامت بھی شیعہ صاحبان میں سب لوگ مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ شیعہ لوگ اپنے زعم باطل سے فائدہ نجات اور ثواب کے لئے یا کفارہ گناہ کے لئے بطور بدعت اور اتباع ہوائے نفس رسم ماتم حسینؓ کی سال میں دس دن محرم کے بالالتزام عمل میں لاتے ہیں۔ رسم ماتم اس طرح منائی جاتی ہے۔ کہ سب شیعہ کیا مرد اور کیا عورتیں کیا بڑے اور کیا چھوٹے روتے اور چیختے اور چلاتے ہیں۔ اور اپنے مونہوں سینوں اور پیٹوں اور رانوں پر پیٹتے ہوئے شدید ضربیں اپنے ہاتھوں سے لگاتے ہیں۔ اور بعض یہ بھی کرتے ہیں کہ زنجیروں کو جو لوہے کی ہوتی ہیں اپنے کندھوں اور اپنی پشتوں پر مار مار کر زخمی کر لیتے اور تن بدن کو خون آلود کر لیتے ہیں۔ جب یہ لوگ مل کر اور حلقے بنا کر اپنی ہی ضربوں سے مضروب اور مجروح ہونے کا نمونہ جوش سے دکھا رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان پر خود انہی کے ہاتھوں سے خدا کا غضب اور قہر نازل ہو رہا ہے۔ اور دنیا میں یہی عذاب ان کے لئے بطور سزا مقرر کیا گیا ہے۔

پھر لام کا حرف چونکہ کبھی افادہ کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے ولھم عذاب الیم فی الحیوٰۃ الدنیا میں لھم کا لام معنے افادہ ان معنوں میں سمجھا جائیگا۔ کہ یہ صورت عذاب کی جو بطور ماتم حسینؓ ان میں پائی جاتی ہے۔ اسے وہ اپنے لئے مضر نہیں سمجھینگے بلکہ مفید اور باعث ثواب خیال کرینگے لیکن خدا کی طرف سے یہ صورت قہر اور غضب الٰہی کی ان کے لئے بطور سزا ایک عذاب اور دردناک عذاب ہوگا۔ جسے وہ نادانی سے عذاب نہیں سمجھتے ہونگے وقتی جوش سے گو وہ دیکھا دیکھی اپنی ضربوں اور زنجیروں سے اپنے تن بدن کو مضروب اور مجروح کرنے کے وقت اتنا محسوس نہ کریں لیکن جب جوش سرد پڑ جاتا ہے تو پھر ان ضربوں اور مجروحوں پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ بیشک یہ عذاب الیم اور دردناک عذاب ہے۔ دنیا کے اس عذاب کے ساتھ آخرت کا عذاب بھی بطور پیشگوئی مذکور ہے۔ جو دنیا کے عذاب کے تحقیق سے قابل تصدیق ہے۔ یہ عذاب ذکر کردہ افک کے بیان کے ساتھ ہی مذکور ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ افک والوں کی شر اور شرارت کے حامل بعض لوگ ہر زمانہ میں پائے جائینگے اور وہ شیعہ ہی ہیں۔

ماتم حسینؓ کی رسم کیوں مخصوص کی گئی۔ کیا حسین رضی اللہ عنہ کا والد علی رضی اللہ عنہ اور برادر کلاں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ دونوں مقدس حسینؓ کی طرح شہید نہیں ہوئے۔ پھر ان کے لئے کیوں مقرر نہیں کی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ شیعیت کا مرکزی ملک ایران ہے۔ اور حسین ایرانیوں کے داماد ہیں شہر بانو ایران کے شاہی خاندان کی لڑکی ان کے نکاح میں آئیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں ایران مفتوح ہونے پر اسلامیوں کے قبضہ میں آگیا اب ایک گروہ جو سیاست ملکی سے تعلق رکھتا تھا اور مذہب سے بے تعلق انہوں نے یہ تدبیر نکالی کہ جس مذہب نے اسلامیوں کے اندر یہ فاتحانہ تنظیم پیدا کر دی اس مذہب کی تعلیم کو برباد کرنا چاہئے۔ چنانچہ اسی گروہ نے قرآن کریم کو چالیس پارے قرار دیا۔ اسے بیاض عثمانی اور مملوٴ از اغالیط بنایا اور تبرا اور تولا اپنے مذہب کے دو اصل ظاہر کئے اور قوم یہود و نصاریٰ کی طرح تبرا اور تولا دونوں اصل گیا ہیں تفریط و افراط کی صورت جس طرح یہود نے حضرت مسیحؑ کو تفریط سے جذبہ بغض و عناد کے نیچے ایک شریف انسان قرار دینے سے بھی انکار کر دیا۔ عیسائیوں نے افراط کی راہ سے اسی مسیحؑ کو نبی رسول کے عہدہ سے اوپر خدا اور خدا کا بیٹا ٹھہرایا۔ یہی بات تفریط و افراط کی شیعہ مذہب میں پائی جاتی ہے۔ تبرا اگرچہ خلفاء ثلاثہ سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن رسم تبرا کا نقطہ مرکزی حضرت عمرؓ کو قرار دیا جاتا ہے۔ اور تولا کا نقطہ مرکزی حضرت حسینؓ کو جو ایرانیوں کے داماد تھے۔ اور حسینؓ کی وجہ سے حسینؓ کے والدین اور بھائی کے لئے بھی تولا کو عمل میں لایا گیا۔ لیکن حسینؓ کے برابر نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسم ماتم جو ہر سال محرم کے دس دن منائی جاتی ہے۔ وہ حسینؓ ہی کے لئے مخصوص کی ہے۔ اور ماتم حسینؓ میں جس طرح اس حماقت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ کہ اپنے ہاتھوں اپنے تن بدن کو مضروب اور مجروح کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ دوسری حماقت ہے۔ کہ حسینؓ تو دسویں محرم کو شہید کئے گئے اور ماتم حسینؓ یکم محرم سے شروع کیا جاتا ہے۔ گویا ۹ دن پہلے قبل از مرگ واویلا کا نمونہ کہیں اس سے بڑھ کر پایا جاتا ہے۔ جو قوم شیعہ میں ہے۔ پس شیعیت کیا ہے۔ اسلام کی بگاڑی ہوئی صورت اور بابی اور بہائی مذہب کیا ہے شیعیت کی مع اضافہ اور بھی بگاڑی ہوئی شکل بابیوں اور بہائیوں کے اصول کہ تقیہ اور اصحاب ثلاثہ کا تبرا اور ائمہ کی خدمت اور شریعت اسلامیہ اور قرآن کریم کا فسخ۔ پہلے شیعہ قرآن کو بیاض عثمانی قرار دیتے تھے۔ بابیوں بہائیوں نے بے باکی اور گستاخی سے یہ جرأت بھی دکھا دی کہ قرآن کو منسوخ کر کے البیان اور کتاب اقدس کو پیش کر دیا۔

(۴)

واللہ یعلم وانتم لا تعلمون میں اس بات کی پیشگوئی کی گئی کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول جو راس المنافقین تھا جس کے تقیہ اور دروغ بافی کا ذکر سورۃ منافقین کی ابتدائی آیات میں مذکور ہے۔ کہ اس نے حلفی شہادت کے پردہ میں اپنے نفاق کا ثبوت پیش کیا۔ اور وہ اور اس کے رفقاء معترف کے خوف سے نفاق کو دل کے اندر ہی دبانے والے ہو گئے لیکن اندر ہی اندر یہ پارٹی کثرت کے ساتھ پھیلتی گئی۔ بعد میں ایران کے مفتوح ہونے پر یہ کھلے طور پر عبد اللہ بن سبا وغیرہ کی معیت میں ایک نمایاں حیثیت اختیار کر گئی اور وہ یہی شیعہ ہیں۔ جو ابتداء میں پردہ خفا میں رہے پھر نمودار ہو گئے۔ اور نفاق جو ان کی اصطلاح میں تقیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

212

یہ عبداللہ بن ابی کی وراثت ہے جو ان میں اب تک پائی جاتی ہے۔ اور افک جو ابتداء میں منافقوں کی طرف سے حرم رسولؐ کے متعلق وقوع میں آیا۔ یہ اب بھی اسی افک کے حامل ہیں۔ خدا نے بتا دیا۔ کہ وہ انہیں جانتا ہے۔ لیکن تم نہیں جانتے۔ یعنی ابتداء میں دبے رہے اور مخفی رہے۔ بعد میں دنیا کو معلوم ہوا۔ کہ وہ شیعہ صاحبان وارث عبداللہ بن سبا اور عبداللہ بن ابی ہیں۔ سو یہ بات بھی صفائی سے پوری ہو گئی۔ پس ایسے لوگوں کا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے مطاعن کی زبان کھولنا کوئی بڑی بات نہیں جبکہ یہ مطاعن ان کو گھٹی میں پلائے جاتے ہیں۔

باقی رہا یہ کہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ مصلح خلق اور کانّ اللہ نزل من السماء کی وحی کے مصداق کیسے ہو سکتے ہیں۔ جبکہ آپ پر الزام لگائے جاتے ہیں۔ اس کا جواب خدا تعالیٰ نے انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا میں دے دیا ہے۔ کہ مخالفین کے سب مطاعن اور سب اعتراضات کا جواب خدا کے رسولوں اور ان کے خلفاء اور جماعت مومنین کا مظفر و منصور ہونا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف اعتراضات اور مطاعن منسوب کرنے والوں کے جواب میں انا فتحنا لک فتحاً مبیناً لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر کا ارشاد پیش کر کے ان کی تردید کی۔ کہ خدا کی فتح اور نصرت مفتریوں اور جھوٹوں اور بدکاروں اور فاسقوں فاجروں کو خدا کی طرف سے نہیں ملا کرتی۔ اگر خدا کی طرف سے یہ معیارِ حقیقت پیش کردہ حق ہے۔ اور درست تو سلسلہ احمدیہ کی نصرتیں اور فتوحات جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے خدا کی طرف سے ظہور میں آ رہی ہیں۔ کافی وافی جواب ان لوگوں کے لئے ہو سکتا ہے۔ جو صداقت کو قرآن کریم کے پیش کردہ اصول پر پرکھنا چاہتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے آبائی کورانہ تقلید میں افراط و تفریط کی راہ اختیار کر کے بیجا تبرّا اور بیجا تولّا کا غلط اصل اپنے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ ان کے لئے ہزار دفتر بھی دلائل اور براہین کے بھی عبث اور بے کار ہیں۔ ؎

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

ہر اک نبی اور رسول کی قوم جو کسی نہ کسی عذاب سے ہلاک ہوئی۔ کیا اس وقت وہ سب عذاب پہلی قوموں کو ہلاک کرنے والے اس زمانہ میں جمع نہیں ہو گئے۔ بلکہ مع اضافہ جدیدہ۔ کیونکہ آتشبار بموں اور خونخوار جنگوں کے آتشین اسلحہ کی تباہی سے ملکوں اور شہروں کی بربادی جس کا نمونہ پہلے کسی زمانہ میں بھی نہیں پایا جاتا۔ پھر ان عذابوں سے دوسری قوموں کا نقصان اٹھاتے جانا اور ہلاکت سے کمی اور تنزل کے ساتھ روز بروز گھٹتے جانا اور احمدی جماعت کا ان عذابوں کی تائید اور نصرت سے دن بدن ترقی کرتے کرتے تمام دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلتے جانا کیا یہ جمالی اور جلالی نشانوں کی تجلیات کا ظہور کانّ اللہ نزل من السماء کا نشان نہیں ہے۔ اور کیا دنیا پر خدا اپنے جلال کے قہری جلوہ کے ساتھ اترا ہوا نہیں معلوم ہوتا؟

ہمارے نزدیک تو حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی شان اور آپ کی تائید و نصرت اس سے نمایاں ہے۔ ممکن ہے۔ آپ کے نزدیک حضرت حسینؓ کی طرح اپنے دشمنوں سے مغلوب ہو کر دشت کربلا میں خون آلود تن بدن کے ساتھ شہید ہو جانا یہ معیار نصرت و تائید ہو۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ معیار نہیں۔

جنم اشٹمی کا پیغام ہندو اصحاب کے نام

آج (۳۰ اگست) جنم اشٹمی کا پوتر تہوار ہے اور ہندوستان کے تمام نرناری اسے خوشی خوشی منا رہے ہیں۔ کیونکہ آج کے دن ہندوستان میں ایک عظیم الشان اوتار حضرت کرشن دنیا میں ظاہر ہوئے تھے۔ آپ کا جنم ایسے زمانہ میں ہوا۔ جبکہ خالق اور مخلوق کا تعلق ٹوٹ چکا تھا۔ دنیا پر پاپیوں کی حکومت تھی۔ پاپی کنس اور جراسندھ ششوپال ایشور کے بھگتوں کو تنگ کرتے اور دکھ دیتے تھے۔ ایشور کا نام لینا سب سے زیادہ جرم سمجھا جاتا تھا۔ ایسی حالت میں پرماتما نے متھرا کی پوتر بھومی میں دیوکی کے بطن سے جو ظالم کنس کی بہن تھیں۔ آپ کو پیدا کیا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب کنس نے اپنی بہن دیوکی کو بیاہ کے بعد رخصت کیا۔ تو ایک آسمانی آواز سنائی دی۔ جس میں کہا گیا۔ کہ او پاپی کنس۔ تیرے مارنے کے لئے پرماتما تیری بہن کے بطن سے ہی ایک اوتار پیدا کریگا۔ یہ آواز سنکر کنس بہت گھبرا گیا۔ اور بہن اور بہنوئی کو قید میں ڈال دیا۔ اس دوران میں جو بچہ بھی دیوکی کے بطن سے پیدا ہوتا۔ اسے مروا دیتا۔ لیکن کرشن جی کی اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر حفاظت کی۔ اور ظالم کنس آپ کو کوئی دکھ نہ دے سکا۔ آخر آپ نے ایشور سے گیان حاصل کر کے دنیا میں دھرم کی ستھاپنا کی اور فرمایا۔ میں کوئی نیا اوتار نہیں ہوں بلکہ جب سے بھی دنیا چلی آتی ہے۔ پرماتما کی طرف سے ایسے ہزاروں انسان آ چکے ہیں۔ چنانچہ گیتا میں فرمایا

परित्राणाय साधूनां
विनाशाय च दुष्कृताम्
धर्मसंस्थापनार्थाय
सम्भवामि युगे युगे

یعنی نیکوں کی حفاظت کے لئے اور پاپیوں کو سزا دینے کے لئے دھرم کے قائم اور ادھرم کے ناش کے لئے میں یگ یگ میں جنم دھارن کرتا ہوں۔

جب کبھی دنیا کو ایک ہادی کی ضرورت ہوتی ہے۔ تب پرماتما مجھے یعنی کسی اوتار کو دنیا میں بھیجتا رہا ہے۔ اس اصل کے ماتحت جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ اور جب تک رہے گی۔ ایسے ہزاروں لوگ آتے رہینگے۔ چنانچہ بھگوت پوران میں فرمایا:

अवताराः ह्यसंख्येया हरेः
सत्त्वनिधेर्द्विजाः
यथाविदासिनः कुल्याः
सरसः स्युः सहस्रशः

یعنی خدا کے ہزاروں اوتار دنیا میں اس کا گیان لیکر آتے رہے جنہوں نے دنیا کو امرت روپی جل پلایا۔ اور انکی آتما کو شناخت کیا۔ جس طرح بڑے بڑے دریا چشموں سے نکل کر زمین کو سیراب کرتے ہیں۔

پس ایسی ہزارہا جنم اشٹمیاں گزر چکی ہیں۔ اور آئندہ بھی آتی رہینگی۔ جبکہ دنیا کے سدھار کے لئے ایشور کا اوتار ظاہر ہوگا۔ ایشور بھگتوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور کونسی خوشی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنے ان کانوں سے پرماتما کا تازہ بتازہ کلام سنیں۔ اور ان میں ایک ایسا انسان موجود ہو۔ جسے پرماتما سے براہ راست گیان حاصل ہوتا ہو۔ در اصل حقیقی جنم اشٹمی منانے کا انہی کو حق ہے۔ اور سچی خوشی انہی کو مل سکتی ہے۔ جو پرماتما کے بھگتوں کا آدر کرتے ہیں۔

حضرت کرشن کو فوت ہوئے پانچہزار سال گذر چکے ہیں۔ اور ہندو دنیا آج بھی ان کی یاد منا رہی ہے۔ آج برت وغیرہ رکھ کر کرشن جی کے متعلق اپنے پریم اور محبت کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن پیارے بھائیو۔ کرشن جی سے حقیقی محبت اور پریم کے اظہار کا ایک اور بھی اہم طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ کرشن جی کی تعلیم پر عمل کر کے ان کی آگیا کا پالن کیا جائے۔ اور وہ اس طرح کہ جب پرماتما کی طرف سے کوئی آواز دنیا کے سدھار کے لئے بلند ہو۔ فوراً اس کو قبول کریں۔ اس کی طرف کرشن جی نے ارجن کو مخاطب کر کے توجہ دلائی ہے۔ کہ

सर्वधर्मान्परित्यज्य
मामेकं शरणं व्रज
अहं त्वा सर्वपापेभ्यो
मोक्षयिष्यामि मा शुचः

اے ارجن اپنے تمام عقائد اور خیالات چھوڑ کر میرے پاس آؤ میں تمہیں وہ راستہ بتاؤں گا۔ جس پر چل کر تم سیدھے سورگ میں چلے جاؤ۔ اور ایک ایسا دائمی سکھ پاؤ۔ کہ جس کے بعد دکھ نہیں ہوتا۔ پس حقیقی خوشی اور سکھ اسی وقت انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ وہ پرماتما کے حکم کے ماتحت اپنے زمانہ کے اوتار کی آگیا کا پالن کرے اور اسی کا نام حقیقی جنم اشٹمی منانا ہے۔ ہندو بھائیوں کو جنم اشٹمی مناتے پانچہزار سال گذر چکے لیکن افسوس کہ ابھی تک یہ جنم اشٹمی ان سب کو پرماتما کے کسی اوتار کے درشن نہ کرا سکی ہندو بھائی ہر جنم اشٹمی پر رو رو کر کرشن جی سے عرض کرتے ہیں کہ اے بھگوان ہمیں حقیقی جنم اشٹمی منانے کا موقعہ دو۔ یعنی ہمیں دوبارہ درشن دو۔ تا کہ ہم حقیقی جنم اشٹمی منائیں۔ مگر یہ خواہش انکی ابھی تک پوری نہیں ہوئی۔ اور بقول ہندوؤں ابھی تک بھگوان دوبارہ تشریف

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان

میاں اللہ رکھا صاحب سابق ملازم لنگرخانہ کے متعلق

میاں اللہ رکھا صاحب سابق ملازم لنگرخانہ کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ الفضل میں یہ اعلان کیا جائے۔ کہ

یہ صاحب ہر شخص پر الزام لگاتے ہیں۔ ان کے نزدیک ناظر اگر دورہ پر جاتے ہیں۔ تو کسی کے ہاں جا کر ان کے حق میں رپورٹ کر دیتے ہیں۔ چندہ یہ دیتے ہیں تو دفتر کے لوگ کھا جاتے ہیں۔ سیکرٹری ان کے دشمن ہیں۔ "الفضل" ان صاحب کا دشمن ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ یا ان کے دماغ میں نقص ہے۔ چونکہ یہ پراپیگنڈا بھی کرتے ہیں۔ اس لئے اس بارہ میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ میں جہاں تک انسانی علم ہے۔ ان کو غلطی پر سمجھتا ہوں۔ (خاکسار ملک صلاح الدین قائم مقام پرائیویٹ سیکرٹری)

نہیں آئے۔ چنانچہ ہندوؤں کا ایک طبقہ ناامید ہو کر یہ خیال کرنے لگا ہے کہ شاید کرشن جی نے غلط کہا کہ میں اپنے بھگتوں کی حفاظت کے لئے آیا کرتا ہوں۔ اگر ان کا یہ قول سچائی پر مبنی ہوتا تو ضرور تھا کہ وہ اس زمانہ میں تشریف لاتے۔ اور دھرم قائم کرتے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اب ان کے آنے کا ارادہ نہیں۔ اسی لئے بعض ہندوؤں نے حضرت کرشن جی کو سخت الفاظ سے یاد کرتے ہوئے ان کے نہ آنے پر شکوہ کیا ہے چنانچہ سناتن دھرم سبھا کے مشہور اخبار "ویربھارت" کے ایڈیٹر نے ویربھارت کے ایک پرچہ میں ایک نظم بعنوان "کرشن کی شان میں گستاخیاں" لکھی ہے جس میں کہا ہے ؎

آج دنیا کی نظر میں ہیں بچارے ہندو
شرم کرشن کہ آفت کے ہیں مارے ہندو
گیا یہ اندھیر نہیں جیت کے ہارے ہندو
تو بھی سنتا نہیں سو بار پکارے ہندو

چار دانوں کے عوض دی تھی کبھی ترلوکی
کھو گئی آج سخاوت کہاں مادھو کی
خوش ہیں ششوپال اور راون پہ جراسندھ کا جوش
غیر کہتے ہیں کہ نہیں کرشن کو بھگتوں کا ہوش
کب تک آخر رہیں غفلت کے تری پردہ پوش
ہم اگر کہتے ہیں تو اس میں ہے ترا بھی دوش

نگہ الفت ہے غیروں پہ دیا ساگر کی
اک ہمارے حصہ میں ہیں کلفتیں دنیا بھر کی
سورگ سے گج کے بلانے پہ جو آیا تو کیا
چیر گر دروپدی کا بڑھایا تو کیا
آکے دکھ درد جو کبجا کا مٹایا تو کیا
تھام کے ہاتھ جو ارجن کا اٹھایا تو کیا۔

تیرے اپنے تھے یہ سب آج پرائے ہم ہیں
یہ ستم کم ہے کہ آفت کے ستائے ہم ہیں۔
ہمکو مٹنے سے نہیں عار یہ دھن دان
آن اس بات سے آتی ہے مگر دل میں جلن
تو ہے خاموش ویران ہوا جاتا ہے یہ چمن
ہے خبر بھی تجھے اس بات کی او وعدہ شکن

بے وفائی سے تری قوم کا حال ابتر ہے
غیر کہتے ہیں کہ ہندو کا خدا پتھر ہے

ان اشعار کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے کہ ہندوؤں کا ایک طبقہ اور تعلیم یافتہ طبقہ بھگوان کے دوبارہ نہ آنے سے سخت مایوس ہو چکا ہے۔ لیکن میں ایسے لوگوں کو نیوتا دیتا ہوں کہ اے پیارے بھائیو! تمہیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ پرماتما نے تمہارے لئے حقیقی جنم اشٹمی منانے کے سامان پیدا کر دیئے اور وہ یہ کہ قادیان کی پوتر بھومی میں خدا تعالیٰ نے اپنا گیان دیکر کرشن قادیانی کو عین وقت پر بھیجا۔ جس نے وہی گیان لوگوں کو دیا۔ جو پرماتما کے اوتار دیتے رہے ہیں۔ پس کرشن کا اوتار آچکا اور اب کوئی کرشن اس کے بعد نہیں آئیگا۔ جس کے آنے کے لئے تم پرارتھنائیں کرتے رہے ہو۔ وہ آچکا۔ اور آواز دے کر کہہ رہا ہے کہ میرے پاس آؤ تا میں تمہیں خدا کا گیان دوں۔ لیکن افسوس آپ لوگ نہیں آتے۔ اور دور کھڑے شکوے کر رہے ہیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ یہ تو مسلمان ہیں۔ حالانکہ کرشن کو ہندوؤں کے گھر میں جنم لینا چاہیئے تھا۔ تو یہ بھی درست اور معقول عذر نہیں ہے۔ کیونکہ پہلے تمام اوتاروں میں سے بعض ایسے تھے جن کا بقول ہندو صاحبان انسان جاتی سے کوئی تعلق نہ تھا۔ دوسرے خود ہندو صاحبان مانتے ہیں کہ آنے والا نشکلنک اوتار تمام مذاہب کا نمائندہ ہوگا۔ وہ مسیح بھی ہوگا۔ مہدی بھی اور کرشن بھی۔ چنانچہ ویربھارت کے ایڈیٹر صاحب نے کرشن نمبر سنہ ۱۹۳۷ء میں ایک نظم میں لکھا۔ ع

تو مسلمانوں کا مہدی تو نصاریٰ کا مسیح

یعنی اے کرشن تو مسلمانوں کا مہدی ہے اور نصاریٰ یعنی عیسائی تجھ کو مسیح کے نام سے پکارتے ہیں۔ بعینہٖ یہی الفاظ کرشن قادیانی نے اپنے دعوے میں فرمائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں ان گناہوں کو دور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں اور یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں۔ بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے۔ اس نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ بتایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ یہ خدا کی وحی ہے۔ جس کے اظہار کے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۰)

یہ ہیں الفاظ حضرت کرشن قادیانی کے۔ جن میں آپ نے کرشن کا اوتار ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ لیکن افسوس کہ ہندوؤں نے اس دعوے پر غور نہیں کیا۔ اور نہ اس کسوٹی پر آپ کو پرکھا ہے جس پر پرماتما کے اوتاروں کو پرکھا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ابھی تک ہندو بھائی کثرت کے ساتھ کرشن کے حقیقی اوتار کو پہچان نہ سکے۔ پس اگر وہ جنم اشٹمی کو حقیقی رنگ میں منانا چاہتے ہیں۔ تو ضروری ہے کہ وہ کرشن کو پہچانیں

ہو سکتا ہے کہ کوئی ہندو یہ کہے۔ کہ جن کا دعویٰ کرشن اوتار ہونے کا تھا وہ تو سنسار سے چلے گئے۔ اب ہم کیسے مانیں اور کس طرح جان لیں کہ واقعی آپ ہی پرماتما کے اوتار تھے۔

اس کے لئے عرض ہے کہ اگر وہ ہمارے دلائل پر وچار کریں۔ تو امید ہے کہ ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ واقعی وہ کرشن کے اوتار تھے

لیکن میں ایک زندہ نشان بھی پیش کرتا ہوں۔ اور وہ ہے ہمارے موجودہ گرو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح موعود کا دعوے مثیل کرشن ہونے کا۔ چونکہ تمام صفات میں کرشن قادیانی کے مثیل ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پوتر گیان کے لئے چنا۔ اور آپ نے ایشور سے گیان حاصل کر کے سینکڑوں باتیں فرمائیں۔ جو کہ عین وقت پر اسی طرح پوری ہوئیں ان سب کا ورنن کرنا تو اس مضمون میں کٹھن ہے۔ پرنتو ایک بات ایسی ہے جس کے بارے میں کچھ عرض کرنا ضروری ہے۔ اور وہ ہے حضور کی ورتمان جنگ کے متعلق پیشگوئی کہ کب ختم ہوگی۔ اور کون اس میں کامیاب ہوگا۔ چنانچہ آج سے تقریباً پانچ سال پہلے جبکہ ہر ایک طاقت یہ دعویٰ کر رہی تھی کہ ہم جیتیں گے۔ اور خود ان ممالک کو بھی خبر نہ تھی کہ یہ جنگ کب ختم ہوگی۔ پرماتما نے آپ سے کہلوایا کہ "جہاں تک جنگ کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ۱۹۴۴ء یا ہو سکتا ہے ۱۹۴۵ء یا اس سے پہلے اگر خدا چاہے تو ختم ہو جائیگی" اور آج آپ سب لوگ گواہ ہیں کہ پرماتما کے بھگت کی یہ پیشگوئی عین اپنے سمے پر پوری ہوئی۔ اسی طرح آپ نے متعدد بار اپنے خطبات اور لیکچروں میں فرمایا کہ یقیناً انگریز ہی کامیاب ہوں گے۔ اور ان کی کامیابی کے لئے آپ نے بار بار جماعت کے دوستوں کو دعا کے لئے فرمایا۔ چنانچہ ایک وقت ایسا آیا جبکہ خود انگریزوں کو اپنی فتح کے متعلق شک ہو گیا۔ اس وقت آپ نے ایشور گیان کے مطابق فرمایا کہ "اگر ایسی حالت میں انگریزوں نے مقابلہ کو جاری رکھا۔ تو امید ہے کہ ان کی شکست فتح سے بدل جائے گی"۔

چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ انگریزوں نے باوجود شکست پر شکست کے مقابلہ جاری رکھا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ جیت گئے۔ اور آخر پرماتما کے پیارے کی وہ بات پوری ہوئی جو آپ نے خدا کے گیان سے کہی تھی۔

اور بھی بہت سی باتیں ہیں۔ جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ واقعی اس زمانہ میں پرماتما کا بھگت زمین پر اگر کوئی ہے تو آپ ہیں۔

پس اے ہندو بھائیو! اگر آپ اُنتی کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو چاہیئے کہ ورتمان ایشوری اوتار کے مثیل کو سویکار کریں۔ اسی میں آپ کا کلیان ہے

کرشن قادیانی کا بھگت۔ محمد عمر

خدام الاحمدیہ ڈلہوزی کا تبلیغی جلسہ

(۲۴ ر ظہور مجلس خدام الاحمدیہ ڈلہوزی کے زیر اہتمام بوقت ساڑھے چھ بجے شام دارالواقفین میں زیر صدارت ملک غلام فرید صاحب ایم اے چوتھا تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ اجلاس میں شمولیت کے لئے چالیس معزز اصحاب کو دعوت نامے بھیجے گئے اسکے علاوہ ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے۔

جلسے میں صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے "اسلام اور دیگر مذاہب" پر انگریزی میں تقریر کی۔ اور قرآن کریم سے مدلل پیرایہ میں ثابت کیا کہ اسلام دوسرے مذاہب پر فضیلت رکھتا ہے۔ اسلام کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ وہ ایک زندہ خدا پیش کرتا ہے۔ اور اس بات کا مدعی ہے کہ خدا اب بھی بولتا ہے۔ فی زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ اور اب ان کے موعود پسر ان کا خلیفہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ حال ہی میں آپ نے سر مارسین کے متعلق پیشگوئی فرمائی جو نہایت وضاحت سے پوری ہوئی۔ اس کے بعد گیانی عباد اللہ صاحب نے "ضرورت مصلح موعود از روئے کتب ہندو و سکھ مذہب" پر نہایت عمدہ پیرایہ میں تقریر کی۔ آپ نے ہندو اور سکھ مذہبی کتب سے اقتباسات پڑھ کر سنائے گیانی صاحب کی تقریر سے ہندوؤں اور سکھوں نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔

جلسہ کی کارروائی سوا آٹھ بجے شام دعا پر ختم ہوئی۔)

(مبارک احمد سیکرٹری)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah
213

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکریٹری مقبرہ بہشتی۔

۷۹۹۴ - منکہ محمود خان ولد تاج خان صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کا مجھے کچھ علم نہیں کیونکہ زرعی زمین معہ تالاب اور باغ کے اور ایک مکان خام بھی ہے۔ جس کے ہم تین بھائی حصہ دار ہیں۔ کل قیمت ۱۰۵۰/- روپے ہیں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری ماہوار آمد ۲۵/- روپے ہے۔ اور دس روپے گرانی الاؤنس ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمود خان موصی موسیٰ بنی مائنز۔ گواہ شد۔ فیاض دین پریذیڈنٹ۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۷۸۹۵ منکہ حیدر خان ولد کا جو خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ چند قطعات زرعی دو بیگہ قیمتی ۸۰/- ایک رہائشی مکان خام قیمتی ۲۰۰/- روپیہ ہیں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمد ۲۲/- روپے پر ہے۔ جو کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ اور آجکل گرانی الاؤنس بھی دس روپے ماہوار ملتا ہے۔ لہذا میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد حیدر خان موصی۔ گواہ شد فیاض الدین پریزیڈنٹ جماعت موسیٰ بنی مائنز۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۷۹۳۸ منکہ شیخ روشن ولد شیخ عمر دین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد چند قطعات زرعی زمین دو بیگہ مختلف قسم قیمتی ۲۵۰/- روپے اور ایک عدد رہائشی مکان خام قیمتی ۲۵۰/- روپے ہیں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو ۴۳/- روپے ہے۔ جو کم و بیش ہوتی رہتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت جو میری جائیداد ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: شیخ روشن موسیٰ بنی مائنز گواہ شد: شیخ حسین موسیٰ بنی مائنز۔ گواہ شد:- محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۷۷۲ منکہ محمد منظور احمد صاحب نسیم ولد محمد ظہور شیبالوی عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں ۲۵/- روپے ماہوار آمدنی ہے۔ اور قحط الاؤنس ۹/۸/- روپے ہے۔ اور ڈیوٹی الاؤنس چار روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: محمد منظور احمد نسیم موصی کلرک دفتر محاسب۔ گواہ شد محمد یوسف جعفر قادیانی۔ گواہ شد عبد الحق ابو غلام احمد مولوی قادیان

نمبر ۸۷۷۶ منکہ حافظ نصیر احمد خان پنشنر ولد حکیم علی محمد خان صاحب مرحوم قوم لودھی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء مسا کن شہر دہلی حال بہاولپور رڈاکخانہ بغداد الجدید ضلع ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں صرف مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار آمدنی ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔ پنشن ۵/۴/۵ ماہوار عرائض نویسی کی اوسط ماہوار آمد ۵/- روپے ہے جو غیر معین ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد حافظ نصیر محمد خاں پنشنر گواہ شد۔ مرزا سیف اللہ خاں صاحب فاروق۔ گواہ شد: عزیز محمد خان۔

نمبر ۸۸۳۰ منکہ نور بیگم زوجہ میاں عزیز الدین صاحب قوم راجپوت سندھو عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن لاہور حویلی کابلی مل لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۴۵ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حق مہر مبلغ صد روپیہ بذمہ خاوند زیورات طلائی ۳ ۱/۲ تولے ہیں اس مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے ۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

الامۃ :- نور بیگم موصیہ۔

گواہ شد :- میاں عزیز دین احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد - چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

با جازت امور عامہ

قادیان میں با موقع سکنی قطعات نیز قطعات برائے دوکانات نیز تین عدد مکانات

خریدنے والوں کیلئے نادر موقع

قادیان میں سکنی اراضیات اب بہت کم ہیں اور مشکل سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ میرے پاس اس وقت چند قطعات مختلف محلہ جات یعنی دار الرحمت۔ دار العلوم۔ دار البرکات۔ دار احسان۔ دار الفتوح۔ دار الراحت وغیرہ میں موجود ہیں۔ نیز چند دوکانوں کے بھی با موقع قطعات ۶۰ فٹ کی سڑک پر واقع ہیں۔ نیز تین عدد مکانات واقعہ محلہ دار البرکات۔ دار العلوم اور دار الفتوح میں ہیں۔ جن میں سے دو میرے ذاتی ہے۔ اور ایک میرے عزیز کا ہے۔ جو دوست خریدنا چاہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے آنے والی درخواستوں کو مقدم رکھا جائے گا۔

اگر کوئی صاحب اپنی جائیداد فروخت کرنا چاہیں

تو مناسب قیمت انہیں دی جائے گی۔ مجھ سے خط و کتابت کریں

خاکسار: قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دار العلوم قادیان

مکانات کی تعمیر کے تخمینہ سے پہلے نقشہ

بعض احباب نے سفید زمین بنا کر مکانات کی تعمیر کے تخمینے دریافت فرمائے ہیں۔ ان کی اور دیگر احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ تخمینہ سے پہلے ایک مکمل نقشہ کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے مکان تعمیر کرانے والے احباب پہلے جس قسم کا نقشہ چاہتے ہیں اس کا خاکہ بھجوا دیں۔ تاکہ اس کا نقشہ مکمل تیار کر کے خدمت میں روانہ کیا جا سکے۔ بعد میں وہی نقشہ ٹاؤن کمیٹی قادیان میں پیش کر کے منظوری حاصل کی جائیگی۔ بغیر نقشہ کوئی تخمینہ نہیں لگ سکے گا۔

خاکسار: منیجر جنرل سروس کمپنی قادیان

حبّ جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹریا۔ مراق کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت ۴۰ عدد گولیاں اٹھارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۲۹ اگست۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ۲۲ ستمبر اور بعد کی تاریخوں میں بمبئی میں منعقد ہوگی۔ اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ۲۵ ستمبر کو بمبئی میں ہوگا۔

لنڈن ۲۹ اگست۔ جاپانی گورنمنٹ نے جنرل میکارتھر کو اطلاع دی ہے۔ کہ جاپان کی بندرگاہوں ہاکاڈیٹ۔ آموری۔ سینڈائی۔ یوکوہاما۔ نگویا۔ ناگاساکی کے نزدیک کیمپوں سے جنگی قیدیوں کو نکالنے کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی ۲۹ اگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک انٹرویو کے دوران میں "آزاد ہند فوج" کے متعلق حکومت ہند کے اعلان پر اظہار رائے کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ حکومت ہند اس سلسلہ میں متعلقہ واقعات اور حقائق کو تفصیل کے ساتھ شائع کر دے۔ تاکہ پتہ لگ سکے۔ کہ آزاد ہند فوج کے سپاہیوں کی کتنی تعداد ہے۔ ان میں کتنے افسر ہیں۔ اور انہیں کن کن کیمپوں میں رکھا گیا ہے۔ ان میں سے کسی کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی ہے گورنمنٹ کو اس امر کو بھی محفوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ آزاد ہند فوج کے کسی ممبر کو سخت سزا دینے کے پولیٹیکل نتائج کیا ہونگے؟ آزاد ہند فوج کو فرانس کی مارکیس فوج سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ جب جرمن فوج نے ان کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ تو دشتی گورنمنٹ نے جرمن گورنمنٹ کو وارننگ دے دی تھی۔ کہ ان سے جنگی قیدیوں کا سا سلوک ہونا چاہیئے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا تھا۔

واشنگٹن ۲۹ اگست۔ روسی۔ چینی معاہدہ کی شرائط ہونے سے امریکہ اور روس میں تعلقات پہلے سے بھی زیادہ خوشگوار ہو گئے ہیں۔ بعض حلقوں کا خیال ہے۔ کہ یہ معاملہ بہت اہم ہے۔ اور جنگ کے بعد سب سے زیادہ امن قائم کرنے والا ثابت ہوگا۔

ڈربن ۲۹ اگست۔ جنرل سمٹس نے ہندوستانی لیڈروں کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے جو کانفرنس بلائی ہے۔ اس کانفرنس کو یہاں کے ہندوستانی لیڈر بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ لیکن اس امر کا بھی خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر کانفرنس کو جلدی نہ بلایا گیا۔ تو اس امر کے آثار ممکن ہو سکتے ہیں۔ کہ کوئی سمجھوتہ ہی نہ ہو۔

لنڈن ۲۹ اگست۔ چینی کمیونسٹوں کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ چین کی مرکزی حکومت سے تصفیہ کرنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے ایک جمہوری مشترکہ حکومت بنائے جانے کی تجویز کی ہے۔ اور اس کے لئے ایک پروگرام مرتب کر لیا ہے۔

لکھنؤ ۲۹ اگست۔ حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں کے نام ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ اگلے جنرل انتخابات کے لئے ووٹروں کی نئی فہرستیں جلد از جلد مرتب کی جائیں۔ حکومت ہند اس بات کے حق میں نہیں۔ کہ پرانی فہرستوں پر انتخابات کرائے جائیں۔

میکسیکو ۲۹ اگست۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سپین جمہوریت کی وزارت بن گئی ہے۔ سپین اور دیگر کئی جمہوریتوں کے وزرائے اعظم اور وزراء اسمیں شامل ہیں۔

لنڈن ۲۹ اگست۔ نیویارک کے ایک براڈ کاسٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تین ماہ تک امریکہ کا جنگی اطلاعات کا محکمہ بند کر دیا جائیگا۔ یہ محکمہ صدر روزویلٹ نے ۱۹۴۲ء میں قائم کیا تھا۔

پیرس ۲۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عراق کے ریجنٹ امیر عبدالالٰہ وسط نومبر میں ٹرکی جائینگے۔

لنڈن ۲۹ اگست۔ رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ بعض باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ لارڈ ویول نئی تجاویز لے کر لنڈن آئے ہیں۔ اور انہوں نے خود لیبر گورنمنٹ سے درخواست کی تھی۔ کہ انہیں بات چیت کے لئے لنڈن بلایا جائے۔ یہ بھی خیال ہے۔ کہ نئے وزیر ہند اور لیبر گورنمنٹ نے ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اپنی تجاویز تیار کر لی ہیں۔

نئی دہلی ۲۹ اگست۔ سات ممبران اسمبلی نے وزیر ہند کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں کے اگلے انتخابات میں ہر بالغ کو ووٹ دیئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔

واشنگٹن ۲۹ اگست۔ رائٹر کے سپیشل نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ صدر ٹرومین نے ایک بیان میں اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ جرمنی اور جاپان سے جو سائنسی اور صنعتی معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ انہیں اولین فرصت میں دنیا کے سامنے پیش کر دیا جائیگا۔

۲۹ اگست۔ پیرس میں ورلڈ ٹریڈ یونین کانفرنس ۲۵ ستمبر کو شروع ہوگی۔ اس میں شرکت کے لئے چین کے نمائندے براستہ ہندوستان ۵ ستمبر کو روانہ ہو جائینگے۔

بمبئی ۲۹ اگست۔ ضلع ستارہ کے ان رقبات میں فوجیں متعین کر دی گئی ہیں۔ جہاں حکومت کی نشری تفصیلات کے مطابق دہشت پسند گروہوں کی ہونے والی حکومت ان لوگوں پر بے رحمانہ مظالم توڑ رہی ہے۔

سری نگر ۲۹ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مولوی صاحبان کے نام وارننگ جاری کی ہے۔ کہ وہ صرف انہی مساجد میں جن کو آنجہانی مہاراجہ صاحب بہادر اپنی زندگی میں منظور کر چکے ہیں۔ وعظ وغیرہ کہہ سکتے ہیں۔ حکم کی خلاف ورزی کرنے والے شخص یا اشخاص مستوجب سزا ہوں گے۔

واشنگٹن ۲۹ اگست۔ جنرل میکارتھر منیلا سے اوکی ناوا پہنچ گئے ہیں۔ یہاں سے وہ جلد ہی ٹوکیو روانہ ہو جائینگے۔ دوسرے اتحادی جہاز اور امریکن جہاز میسوری خلیج ٹوکیو میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور خاص جاپان کی زمین پر امریکن جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اوکی ناوا کے پچیس ہوائی میدانوں میں سینکڑوں بڑے بڑے اتحادی ہوائی جہاز تیار کھڑے ہیں۔ اور بے شمار جنگی بحری جہاز ساحل کے ساتھ ساتھ لنگر انداز ہیں۔

لنڈن ۲۹ اگست۔ چھ ہزار کے قریب جنگی قیدیوں اور ایک ہزار نظر بندوں کو امریکہ بھیجنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ جاپان گورنمنٹ نے جنرل میکارتھر سے درخواست کی ہے۔ کہ ہتھیار ڈالنے سے قبل شرطوں پر بحث کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ کیونکہ ملک کی حالت الجھی ہوئی ہے۔ انہوں نے یہ یقین دلایا ہے۔ کہ فسادات وغیرہ کو روکنے کا خاطر خواہ انتظام کیا جائیگا۔ جنرل نمٹس نے ایک اعلان میں بتایا۔ کہ چار جنگی بیڑے جاپان کے سمندروں میں چکر لگا رہے ہیں۔ جو ہتھیار ڈلوانے والی فوجوں کا ہاتھ بٹاتے رہینگے۔

لنڈن ۲۹ اگست۔ کل اتحادی ہوائی جہازوں نے ہندوستان برما اور لنکا کے ہوائی اڈوں سے اڑ کر جاپان میں اتحادی قیدیوں اور نظر بندوں کے کیمپوں پر اڑان کی۔ اور خوراک اور دوسری چیزوں کے پارسل پھینکے۔ زخمیوں کے لئے نرسیں اور ڈاکٹر بھیجنے کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۹ اگست۔ کل رات ناروے کے چیف جسٹس نے اوسلو سے اعلان کیا۔ کہ کوئزلنگ کا فیصلہ اگلے منگل سے پہلے نہیں سنایا جائیگا۔

چنکنگ ۲۹ اگست۔ کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر چنکنگ پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے جہاز پر سے اتر کر ایک بیان دیا۔ جس میں بتایا۔ کہ اس وقت ملک میں اتحاد کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہمیں امن قائم کرنے کے لئے متحد رہنا چاہیئے۔

لنڈن ۲۹ اگست۔ کل وائسرائے ہند لارڈ ویول نے وزیر ہند سے ملاقات کی۔ اور ہندوستان کے متعلق گفتگو کی۔ وائسرائے جلد سر سٹیفورڈ کرپس اور دوسرے وزراء سے ملنے والے ہیں۔

نئی دہلی ۲۹ اگست۔ کل جمعرات کو دہلی سے دو خاص پروگرام براڈ کاسٹ کئے جائینگے۔ یہ پروگرام ان جنگی قیدیوں کے متعلق ہونگے۔ جو واپس اپنے گھروں کو آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ پہلا پروگرام انگریزی میں ۹½ سے ۱۰½ شام تک ہوگا۔ اور دوسرا ۱۰½ بجے سے ۱۱¼ بجے شام تک ہندوستانی میں ہوگا۔

واشنگٹن ۲۹ اگست۔ جنرل میکارتھر نے ایک اعلان میں بتایا۔ کہ جاپان کون کونسے علاقے ہمارے حوالے کریگا۔ جزائر انڈیمان۔ نکوبار۔ برما۔ سیام۔ سماٹرا۔ جاوا کے خاص جزائر لارڈ مونٹ بیٹن کے حوالے کر دیئے جائینگے۔

لنڈن ۲۹ اگست۔ ایک نامہ نگار نے رنگون سے اطلاع دی ہے۔ کہ رنگون میں اتحادی اور جاپانی کانفرنس میں جو سمجھوتہ ہوا۔ اس کے پہلے حصہ پر جلدی عمل شروع کر دیا جائیگا۔ اس کے باعث اتحادی ہوائی جہاز جاپان کے اس علاقہ پر بھی ۴۰ اڑان کر سکیں گے۔ جس میں پہلے ممانعت تھی۔ اور سرنگیں بھی تمام مقبوضہ علاقہ سے ہٹائی جائینگی۔ اس سمجھوتہ کی دوسری شرطوں کے ماتحت جب ٹوکیو میں ہتھیار رکھوانے کے معاہدہ پر دستخط ہو جائینگے۔ تو عین اسی وقت ساؤتھ ایسٹ ایشیا کمانڈ میں بھی ہتھیار ڈالنے کی کارروائی شروع کر دی جائیگی۔

چنکنگ ۲۹ اگست۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ جو اتحادی قیدی جاپان کی قید سے [illegible]